سوال

(298) کیا باکسنگ ناجائز ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا باکسنگ (مکے بازی) ناجائز ہے؟ قرآن وسنت کی روشنی میں جواب دیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شریعت مطہرہ کی رُو سے باکسنگ ناجائز ہے کیونکہ اس میں چہرے کو نشانہ بنایا جاتا ہے جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر مارنے سے منع کیا ہے۔ اس سلسلے کی چند احادیث درج ذیل ہیں:

1۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(اذا قاتل احدکم فلیجتنب الوجہ) (مسلم، البر والصلة، النھی عن ضرب الوجہ، ح: 2612)

''جب تم میں سے کوئی شخص لڑے تو چہرے پر مارنے سے گریز کرے۔''

2۔ (اذا قاتل احدکم اخاہ فلا یلطمن الوجہ) (ایضا)

''جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے لڑپڑے تو چہرے پر طمانچہ نہ مارے۔''

ایسا کھیل کافروں، انسانیت کے دشمنوں اور تہذیب وتمدن کے قاتلوں کے ہاں تو محبوب ہوسکتا ہے مسلمانوں کے ہاں نہیں۔

البتہ دوران جنگ باکسنگ جائز ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

فَاضرِ‌بوا فَوقَ الأَعناقِ وَاضرِ‌بوا مِنهُم كُلَّ بَنانٍ ﴿١٢﴾... سورة الانفال

''ان (کفار) کی گردنوں کے اوپر ضرب لگاؤ اور ان کے پور پور پر مارو۔''

اس کی مزید وضاحت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث سے بھی ہوتی ہے۔ غزوہ حنین میں جب کفار نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا محاصرہ کرلیا تو آپ اپنے خچر سے اتر پڑے۔ آپ نے زمین سے مٹی کی ایک مٹھی لی اور اسے کفار کے چہروں کی طرف پھینک کر فرمایا:

(شاہت الوجوہ)

''چہرے بگڑ جائیں۔''

تو اللہ تعالیٰ نے ان سب کی آنکھوں کو مٹی سے بھر دیا۔ وہ الٹے پاؤں بھاگ کھڑے ہوئے اور اللہ نے انہیں شکست دی۔

(مسلم، الجہاد والسیر، غزوۃ حنین، ح: 1777)

اس حدیث کی روشنی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے چہروں کو نشانہ بنایا اور ان کے چہرے بگڑنے کی بددعا کی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

اسلامی آداب واخلاق، صفحہ:624

محدث فتویٰ